جستجو

تحقیق، تلاشِ حق یعنی کسی بات کی حقیقت تک پہنچنے کا عمل ہے۔ انسانی منصب کا تقاضا ہے کہ انسان اس عمل (Process) میں سے گزرے تا کہ وہم وگماں اور قیاسِ محض کے دائرے سے نکل کر حقیقت آشنا ہو سکے، اس کے اندر وسعتِ قلب ونظر پیدا ہو، وہ کائنات کو اس کے صحیح تر تناظر میں دیکھے اور اُس کی زندگی سے حق وصداقت پر مبنی مسلمہ مثبت رجحانات اور رویوں کا اظہار ہو جو مطلوب ومقصودِ فطرت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینِ فطرت کا بنیادی موضوع انسان ہے جو انسان کو خوگرِ پیکرِ محسوس کی بجائے متلاشی حق بناتا ہے اور تحقیق کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ فطرت کی یہ صلائے عام ہے جو انسانی تاریخ کے آغاز سے دی جارہی ہے۔

تحقیق وجستجو اور تلاش وتجسس انسانی فطرت کا امتیازی وصف ہے بشرطیکہ اسے بروئے کار لایا جائے۔ اسی وصف کی بنا پر دنیا میں تحقیق کا عمل تیز سے تیز تر ہوا جسے جدید زبان میں سائنس سے تعبیر کیا گیا۔ سائنس بنیادی طور پر حسی موجوداتِ کائنات پر ریسرچ کا نام ہے جسے انسانی عقل وشعور تسلیم کرے جبکہ تحقیق ایک جامع تصور اور وسیع تر اصطلاح ہے جو انسان کی ذات اور خارجی مظاہرِ کائنات کے ساتھ ساتھ مابعد الطبیعیات کی تمام جہات کے بارے میں بھی تحقیق وجستجو کا احاطہ کرتا ہے۔

تحقیق کی بنیاد انسان کا تحقیقی وتجزیاتی فکر کا حامل ہونا ہے۔ یہ سچائی پر مبنی رویہ ہے جسے بڑی حد تک سائنسی رویے سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اس رویے پر جامع اور بھرپور روشنی دینِ فطرت ڈالتا ہے جس کی ہر ہر بات سچائی پر مبنی اور سچائی کی آئینہ دار ہے، جو عقیدہ وایمان سے لے کر زندگی کے ہر معاملے میں انسان سے تحقیق کا تقاضا کرتا ہے، جس کی بنیاد فکر وتدبر کو قرار دیتا ہے۔ دینِ فطرت اوّل وآخر صرف اسلام ہے جو اصل میں اللہ کا دین ہے، جو مشیت ایزدی کے تحت مختلف مراحل میں سے گزرا اور بالآخر اپنے نقطۂ کمال سے ہم آہنگ ہو کر قیامت تک آنے والی نوعِ انسانی کی فلاح ونجات کا ذریعہ بنا۔ یہی وہ واحد دین ہے جو حقیقت میں منصب انسانی کا دفاع کرتا ہے اور عقیدہ وایمان کے حوالے سے تحقیق کا تقاضا کرتے ہوئے خبردار کرتا ہے کہ لوگوں کو اپنا وہ رب تلاش کرنا ہوگا جو کائنات کا حقیقی خالق ہے تا کہ وہ اس کی عبادت کر سکیں اور اس طرح یہ اصول پیش کرتا ہے کہ معبود صرف وہ ذات ہو سکتی ہے جو قوتِ تخلیق کی بدرجہ اتم حامل ہو اور وہ ذات وحدہٗ لاشریک ہے جس کی تائید میں ہر طرح کے دلائل وشواہد موجود ہیں۔ انسان کا منصب یہ ہے کہ یہ کسی بھی چیز کو دیکھے، کوئی مظہرِ فطرت اس کے سامنے ہو، زندگی کا کوئی

معاملہ درپیش ہوتو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو بروئے کار لائے اور حقیقت تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کرے تاکہ مثبت نتیجہ فکر و بحث سامنے آئے اور انسانی منصب کا تقاضا پورا ہوجائے۔ اس کے لیے علم کی ضرورت ہے۔ علم کے بغیر تحقیق کا سفر شروع نہیں ہوتا۔ علم و تحقیق لازم وملزوم ہیں۔ اسلام ان دونوں باتوں کو اسی حیثیت میں پیش کرتا ہے اور اس امر پر زور دیتا ہے کہ انسان زندگی بھر علم و تحقیق کی راہ کے مسافر کی حیثیت سے زندہ رہے۔ اس سلسلہ میں دینِ فطرت کی تحریک علم و تحقیق انتہائی باوقار اور مہتمم بالشان ہے جس کی بدولت علوم وفنون نے ترقی کی، تہذیب کے در و دیوار روشن ہوئے۔ حقیقت شناس اور انصاف پسند طبقوں کو کھلے دل سے اعتراف ہے کہ دنیا کے تہذیب وتمدن کی زندگی اور بقا کا راز اسلام کی تحریک علم وتہذیب اور تحقیق وتدقیق میں مضمر ہے۔ اسی تحریک کی بنیاد پر اسلامی تاریخ میں خیر القرون سے شروع ہوتے ہوئے باقاعدہ اداروں کا قیام عمل میں آتا رہا اور علوم وفنون کو تحقیق وجستجو کی بنیادوں پر استوار کیا جاتا رہا ہے۔ یہ اسلام کی پھیلائی ہوئی روشنی ہے۔ جو صدیوں سے مشرق ومغرب کے در و بام کو روشن کیے ہوئے ہے۔ دنیا کے قدیم وجدید تعلیمی اداروں اور مشہور ومعروف جامعات میں جاری علم و تحقیق کا عمل اسی روشنی کا مرہونِ منت ہے۔

یہ دور بالخصوص تحقیق اور سائنس کا دور کہلاتا ہے اور آج کی دنیا کی پہچان یہی ہے۔ چنانچہ مسلمہ قوانین تحقیق کی بنیاد پر قومی اور بین الاقوامی جامعات تحقیق کے نئے سے نئے زاویے کھنگالنے میں شب و روز مصروف ہیں، جن کی تخلیق کردہ تحقیقات کثیر جہتی ہیں۔ سائنس اور سوشل سائنسی علوم ان تحقیقات کے پھیلے ہوئے موضوعات ہیں جو کثیر اللسانی، لاتعداد رسائل وجرائد میں اشاعت پذیر ہوتے ہیں اور تحقیق کا آگے سے آگے ابلاغ ہوتا ہے۔ ان میں سے اکثر رسائل وجرائد سرکاری مجاز اتھارٹی سے منظور شدہ ہیں جن کو زیادہ معتبر سمجھا جاتا ہے۔

تحقیقی جریدہ ''ضیائے تحقیق'' شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونی ورسٹی فیصل آباد بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مجموعی طور پر ضیائے تحقیق کا شمارہ ہذا مسلسل اشاعت کا گیارہواں شمارہ ہے۔ ضیائے تحقیق اپنے پہلے شمارے سے ہی تحقیق کے مروّجہ اصولوں کے مطابق شائع ہو رہا ہے اور الحمدللہ! ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان (ایچ ای سی) نے اس کے تحقیقی معیار کو مطلوبہ معیار قرار دیتے ہوئے اسے اپنے منظور کردہ جرائد کی فہرست میں شامل کرلیا ہے جو جامعہ ہذا اور اس کے شعبہ علومِ اسلامیہ کے لیے باعث فخر ومسرت بات ہے۔ تاہم اس سے ضیائے تحقیق کی مجلسِ ادارت کی ذمہ داریوں میں یقیناً اضافہ ہوگیا ہے۔ ہم اپنے تمام تحقیق نگاروں کے شکر گزار ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ ہم اس حساس آزمائش میں سرخرو ہوجائیں اور ''ضیائے تحقیق'' کا معیار خوب سے خوب تر ہوتا چلا جائے۔ آمین!

مُدیر: ضیائے تحقیق